کلیدی کردار ادا کیا اس باعث ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک ماہ لاہور جیل میں قید رہے' ایک ماہ پنڈی جیل میں بند رکھا گیا۔ آخرؒ میانوالی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ راجہ ظفر الحق اور جماعت اسلامی کے چوہدری رحمت الٰہی بھی ان کے ساتھ ہی جیل میں قید تھے۔ تحریک نظام مصطفےٰ نے صحیح معنوں میں زور ان کی گرفتاری کے بعد پکڑا تھا۔ حافظ عبدالقادر روپڑی مرحوم ضیاء الحق کے دور میں رکن مجلس شوریٰ' مشیر وفاقی شرعی عدالت اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن رہے۔ حکومت کی طرف سے ان کو صدارتی تمغہ حسن کارکردگی بھی دیا گیا تھا۔ سابق صدر ضیاء الحق مرحوم اور میاں نواز شریف ان کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی انکو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

بلا شبہ حافظ روپڑی اس دور کی عظیم علمی شخصیت تھے۔ انہوں نے وعظ و تقریر اور مناظروں کے ذریعے اسلام اور مسلک کی بڑی خدمت کی۔ مسلک اہلحدیث کے بارے میں وہ بڑے حساس اور نازک خیال رکھتے تھے۔ جس کسی نے بھی مسلک اہلحدیث سے متعلق بات کی فوراً اس کا جواب دیا۔ وہ ایک سچے مسلمان اور مسلک اہلحدیث کے ترجمان تھے۔ قرآن و حدیث کی اشاعت ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ نہایت خلیق' ملنسار' منکسر مزاج' مرنجاں مرنج اور باغ و بہار طبیعت کے انسان تھے۔ ان کی گفتگو کا انداز نرالا تھا ہر بات میں مزاح کا پہلو نکال لیتے۔ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا ان کی باتوں سے محفوظ ہوتا اور بہت سے علمی جواہر پارے اپنے دامن میں سمیٹ لیتا۔ اس عالم اجل کی زندگی حرکت و عمل کا دلکش مجموعہ تھی۔ انہوں نے اسلام کی بے پناہ خدمت کی۔ عرصہ سات سال سے بیمار تھے۔ گزشتہ دو سال سے تو مرض نے ان کو بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس کے باوجود میں نے جب بھی ان کو دیکھا بستر پر لیٹے ہوئے بھی محو مطالعہ ہوتے۔ کوئی کتاب' رسالہ یا اخبار پڑھ رہے ہوتے۔ عیادت کے لئے آنے والوں کے ساتھ خوش طبعی فرماتے اور کبھی بھی خود کو یہ احساس نہ ہونے دیتے کہ وہ بیمار ہیں۔ عبوست و یبوست ان سے کوسوں دور تھے ہر وقت ان کے لبوں پر مسکراہٹ رہتی۔ بڑے لطیف پیرائے میں بات کرتے' بسا اوقات ایک جملے میں بہت بڑی بات کہہ دیتے۔

حافظہ مثالی تھا آخری وقت تک یاداشت درست رہی۔ بینائی بھی ٹھیک تھی میں نے ان کو کبھی نظر کا چشمہ لگاتے نہیں دیکھا۔ طویل عرصہ مختلف عوارض کے تھپیڑے سہنے کے بعد علم و عمل کا یہ آفتاب 6 دسمبر 1999ء کی شام لاہور میں غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات کے ساتھ ہی ایک عہد کی تاریخ کا باب ختم ہو گیا۔ ایسے عظیم لوگ مدتوں بعد ہی جنم لیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کی بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔

آمین یارب العالمین

زناء سے اجتناب کا ایک عجیب واقعہ

امام ابن سیرینؒ ایک خوبصورت نوجوان عالم تھے' شروع شروع میں آپ بزازی کا کام کرتے تھے اور کپڑوں کی گٹھری کندھے پر ڈال کر گلی گلی میں گھوم کر فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ کا گذر ایک ایسی گلی سے ہوا جہاں کہ ایک بیوہ امیر زادی رہا کرتی تھی' اس کی باندیوں کو مالکن کی نیت بد کا پتہ تھا وہ ایسے نوجوان کو تلاش کیا کرتی تھی۔ باندیوں نے مالکہ کو اطلاع دی کہ ایک بڑا خوبصورت نوجوان اس گلی میں کپڑا فروخت کرنے آیا ہے۔ اس نے ایک لونڈی کو بھیج کر امام صاحب کو ادھر بلوایا' امام صاحب کی صورت و حسن و جمال کو دیکھ کر وہ فریفتہ ہو گئی اور کپڑا خریدنے کے بجائے لگاوٹ و محبت کی باتیں کرنی لگی۔ امام صاحب نے زنا کی مذمت پر وعظ و تلقین فرمائی' پھر بھی اس پر مطلق اثر نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے امام موصوف کے دل میں ایک نئی ترکیب پیدا کی۔ امام صاحب نے ایک سوچے ہوئے منصوبے کے تحت اس سے کہا کہ مجھ کو سخت پاخانہ لگا ہوا ہے۔ مجھے قضائے حاجت کا راستہ بتا دو۔ آپ جب قضائے حاجت کے لئے اس بالاخانہ سے نیچے اترے تو باورچی خانہ وغیرہ کی نالی جو گھر میں سے باہر جاتی تھی تو اس کی سیاہ کیچڑ کو اپنے تمام لباس اور چہرے پر مل لیا اور اسی ہیبت میں اس کے سامنے آ گئے۔ اس نے یہ حرکت و کیفیت دیکھی تو اس کا دل آپ سے اچاٹ ہو گیا۔ امام موصوف اپنی گٹھری اٹھا کر باہر نکل آئے۔ گھر پہنچ کر اپنی بیگم کو سارا ماجرا کہہ سنایا اور خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس فتنہ سے محفوظ رکھا۔ (سیر العلماء)